شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ متعلم بھی اور معلم بھی

علامہ مفتی محمد اسرائیل
بٹگرام (فاضل دیوبند)

مرکزِ علم دارالعلوم دیوبند میں کئی احاطے ہیں۔ احاطہ باغ، احاطہ کتب خانہ، دارِ جدید جہاں باب الظاہر ہے اور احاطہ مولسری وغیرہ۔ یہاں مولسری کے دو درخت ہیں جہاں حفظ خانہ، فارسی خانہ اور نودرہ درسگاہیں ہیں اور شرفاً اوپر مہتمم صاحب کا دفتر ہے۔

مولانا عبدالحق زمانہ طالب علمی میں علم ہیئت کے شیخ تھے

۱۰ شوال ۱۳۶۵ھ کو میں نے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اور میرے بڑے بھائی مولانا عبدالحق ہزاروی (بٹگرام) ہم درس تھے۔ احاطہ مولسری کمرہ ۱۴ میں ہم رہتے تھے ——— حضرت شیخ الحدیث کے زمانہ طالب علمی میں خاص احباب میں میرے بھائی، مولانا مسرت شاہ میاں، مولانا عطاء الرب میاں مولانا محمد حسین پشاوری، مولانا خلیل الرحمٰن ہزاروی (سکندر پورہ ہری پور) اور دوسرے کئی حضرات تھے۔ یہ سب حضرات حضرت شیخ الحدیث صاحب کو "بھائی" کہا کرتے تھے۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب علمِ ہیئت کے بھی شیخ تھے۔ چنانچہ بہت سے طلباء ان سے خارج اوقات میں "تصریح" پڑھا کرتے تھے اور کتب خانہ کا "کمرہ" ہمارے کمرے میں پڑا رہتا تھا۔

حضرت شیخ الحدیث کے علمی کمالات طالبعلمی ہی کے وقت سے عیاں تھے اسی لیے تمام اساتذہ کرام خصوصاً شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے منظورِ نظر اور مشائخ میں مقبول تھے ——— ایک دفعہ آپ بیمار ہوئے، اسباق میں حاضر نہ ہوسکے تو دوسرے دن حضرت مہتمم حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ عیادت کے لیے ہمارے کمرے میں تشریف لائے اور فرمایا ہم سمجھے کہ آپ "تصریح" پڑھانے میں مشغول ہوں گے اس لیے درسگاہ سے غیر حاضر رہے مگر آپ واقعی بیمار ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا کہ مجھے حضیض سے اوج ثریا تک پہنچایا تو میں نے کہا بھائی صاحب "آپ تو پہلے سے اوج میں ہیں"

دارالعلوم میں مختلف اضلاع کے طلبہ کی انجمنیں ہوا کرتی تھیں اور جمعہ کو تقریریں، نظمیں، مشاعرے اور مناظروں کی مجالس منعقد ہوا کرتی تھیں اور سہ ماہی، ششماہی، سالانہ ایک مشترکہ جلسہ بھی ہوا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس مشترکہ جلسہ کے لیے صدر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب منتخب کیے گئے اور ان کو جلسہ گاہ تک پہنچانے کے لیے طلبہ ہمارے کمرے میں آئے اور جلوس کی شکل میں مولانا کو لے گئے اور خطبۂ استقبالیہ پیش کیا گیا۔ حضرت شیخ الحدیث نے جوابی تقریر میں فرمایا، "آپ حضرات نے میری عزت افزائی کی اور مجھے حضیض سے اوج تک پہنچایا"۔ اس وقت اگرچہ میں علمِ ہیئت کی اصطلاحات سے ناواقف تھا، کیونکہ شرح جامی وغیرہ کتابیں پڑھتا تھا۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ کتب خانہ کا "کمرہ" ہمارے کمرے میں پڑا رہتا تھا اور مولانا ان اصطلاحات کا ذکر فرمایا کرتے تھے تو اوج وغیرہ کو جانتا تھا۔ جب حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا کہ مجھے حضیض سے اوج تک پہنچایا، تو میں نے کہا "بھائی صاحب" آپ تو پہلے سے اوج میں ہیں۔

مولانا عبدالحق کے زمانہ طالبعلمی ہی میں سی آئی ڈی والے ان کا تعاقب کیا کرتے تھے

حضرت شیخ الحدیث زمانہ طالب علمی سے ہی سیاست میں حصہ لیتے رہے تھے اور اسی لیے شیخ الاسلام حضرت مدنی سے زیادہ تعلق تھا حضرت شیخ الاسلام جن کا اکثر زمانہ انگریز کی قید و بند میں گذرا ایک مرتبہ سیاسی تقریر کی وجہ سے میرٹھ جیل میں قید کیے گئے ——— ایک دن حضرت شیخ الحدیث کہیں چلے گئے، رات کو بھی واپس نہ آئے، دوسرے دن واپس آئے تو میں نے کہا "بھائی جان! آپ کہاں تھے؟ فرمایا حضرت شیخ الاسلام سے ملاقات کیلئے میرٹھ جیل گیا تھا ——— سیاست میں حصہ لینے کی وجہ سے سی آئی ڈی والے آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص سرخ وسفید رنگ باریش، طلبہ و علماء کے لباس میں ملبوس ہمارے کمرے میں آیا بہت دیر تک رہا۔ کھانے اور چائے سے معذرت پیش کی اور کہا کہ میں صرف دودھ پیوں گا، ایک گلاس دودھ پیا اور پھر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد میں نے کہا "بھائی صاحب" یہ کون تھا؟ فرمایا یہ انگریز کی سی آئی ڈی کا آدمی تھا۔ اس قسم کے لوگ اکثر مختلف رنگ و روپ میں آیا کرتے تھے اور پھر دارالعلوم کی درسگاہوں میں بھی بیٹھتے تھے ——— اکابر کی طرح حضرت شیخ الحدیث (جو اس وقت دارالعلوم دیوبند کے طالبعلم تھے) پر بھی ان کی نظر ہوا کرتی تھی۔

حضرت شیخ الحدیث بڑی خوبیوں کے مالک تھے مگر وقت زیادہ گذرنے کی وجہ سے تمام واقعات یاد بھی نہیں ہیں لہٰذا اسی اختصار پر اکتفاء کرتا ہوں۔